احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 26- مئی 2000ء - 21 صفر المظفر 1421 ہجری - 26- ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 118

دوسرے کے لئے دعا

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

جو شخص اپنے بھائی کے لئے حالت غیب میں دعا کرتا ہے تو اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے۔ آمین۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الدعاء بظہر الغیب)

جماعت احمدیہ کے فرزند' حق کے علمبردار' معروف قانون دان' نڈر اور بے لوث خادم

محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردیا گیا

"آپ جماعت کے عظیم سپوت تھے جن کی خدمات آبِ زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں"

احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جاچکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخلص' نڈر اور بے باک خادم محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ و سپریم کورٹ مورخہ 22 مئی 2000ء شام پونے آٹھ بجے لاہور میں وفات پاگئے۔

اسی روز شام سات بجے آپ کو عمار ہسپتال لاہور میں دل کے ٹیسٹ انجیوگرافی کے لئے داخل کرایا گیا تھا۔ رات 9 بجے انجیوگرافی شروع ہونا تھی جس کی روشنی میں ساڑھے نو بجے دل کے بائی پاس کے لئے آپریشن کا وقت رکھا گیا تھا۔ انجیوگرافی کی تیاری کے لئے دو ٹیکے لگائے گئے جس کے معاً بعد دل پر شدید اٹیک ہوا اور آپ ڈاکٹروں کی بھرپور کوششوں کے باوجود جانبر نہ ہو سکے اور اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ کچھ ہی دیر بعد میت کو ہسپتال سے گھر واقع لاہور چھاؤنی منتقل کردیا گیا۔

اگلے روز مورخہ 23 مئی 2000ء صبح 9 بجے مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور نے دارالذکر میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں لاہور کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ چونکہ محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب کے قریبی عزیز اور دوست احباب کا وسیع حلقہ سیالکوٹ میں ہے اس لئے جنازہ سیالکوٹ لے جایا گیا اور بعد نماز ظہر مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اس لئے سیالکوٹ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ شام چھ بجے کے قریب جنازہ دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ جہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ اور محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ کے علاوہ دیگر عمائدین جماعت بھی موجود تھے۔ کچھ ہی دیر میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بھی دارالضیافت تشریف لے آئے۔

نماز مغرب کے بعد بیت مبارک میں نماز جنازہ کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ دارالضیافت سے جنازہ کندھوں پر اٹھا کر بیت مبارک لایا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد آپ نے محترم خواجہ صاحب کی نماز جنازہ کا اعلان کیا' آپ کا تعارف پیش کیا اور شاندار خدمات کا تذکرہ کیا اور مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کے نام محترم خواجہ صاحب کی وفات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا "خواجہ سرفراز احمد صاحب جماعت کے عظیم سپوت تھے' جن کی خدمات آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں"۔ اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے محترم خواجہ صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب بیت مبارک کے شمالی دروازے سے باہر نکلے اور جنوبی طرف رکھی گئی محترم خواجہ صاحب کی میت کا لائن بنا کر آخری دیدار کیا۔

جنازے میں اہالیان ربوہ کے علاوہ پاکستان کے دور و نزدیک کے کئی اضلاع سے تشریف لائے ہوئے سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔ جن میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا کے علاوہ کئی امراء اضلاع بھی موجود تھے۔ بیت مبارک سے بہشتی مقبرہ تک جنازہ کندھوں پر ہی لے جایا گیا۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری کے غربی جانب قطعہ خاص میں قبر تیار کی گئی تھی۔ اس جگہ کے اردگرد سرچ لائٹوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ قبر کی تیاری کے انتظامات میں آسانی پیدا کرنے کیلئے ڈیوٹیوں پر کھڑے خدام کے دو دائرے بنائے گئے تھے چونکہ گرمی زیادہ تھی اس لئے انتظامات نسبتاً وسیع اور کھلے کئے گئے تھے۔ بزرگوں کے بیٹھنے کے لئے تین اطراف میں کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کا بھی انتظام تھا ربوہ کے خدام نے بڑی مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ دارالضیافت' بیت مبارک اور بہشتی مقبرہ میں کار' موٹر سائیکل اور سائیکل کی الگ الگ پارکنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر مہتمم مقامی کی سربراہی میں ممبران عاملہ مجلس مقامی' نظامت عمومی کی ٹیم کے علاوہ ربوہ کے 400 سے زائد خدام نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ جنازے کی گزرگاہ پر تزئین ربوہ کمیٹی نے ٹینکر سے چھڑکاؤ بھی کیا تھا۔

ربوہ اور بیرون ربوہ کے احباب کی بڑی تعداد اس جماعت کے عظیم سپوت اور بے لوث خادم کی تدفین کے لئے بہشتی مقبرے میں بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ ناظران' نائب ناظران' وکلاء' نائب وکلاء' افسران صیغہ جات اور کئی اضلاع کے امراء بھی اس موقع پر موجود تھے۔ تقریباً رات 9 بجے تدفین مکمل ہوئی تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔

حالات زندگی

محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ مئی 1929ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے سیالکوٹ سے ہی حاصل کی۔ اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ قادیان سے انٹر کیا۔ بعدازاں مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے اور لاہور کے لاء کالج سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے 1953ء میں قانون کی پریکٹس سیالکوٹ میں شروع کی۔ اس کے بعد آپ لاہور ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں مقدمات کے سلسلہ میں تشریف لاتے رہے۔ آپ کو فوجداری مقدمات میں خاص مہارت حاصل تھی "کراس ایگزامن" میں آپ کی مہارت مسلمہ خیال کی جاتی تھی۔ ماتحت عدالتوں اور اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان آپ کا بہت احترام کرتے تھے اور مشکل مقامات پر آپ سے راہنمائی بھی لیتے تھے۔ آپ کی بات کو اتنا سچ سمجھتے کہ آپ کی دی ہوئی اتھارٹی کو بعض اوقات بغیر حوالے کے تسلیم کر لیتے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

نادر تاریخی تصاویر

"خلافت لائبریری" ربوہ میں سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگوں خصوصاً رفقاء کرام اور دیگر خدام کی نادر' تاریخی تصاویر محفوظ رکھنے کا انتظام موجود ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس اپنے بزرگوں سے متعلق تاریخی تصاویر موجود ہیں تو خلافت لائبریری سے رابطہ قائم فرماویں۔ آپ کی تاریخی تصاویر سے لائبریری کے لئے نئی تصاویر تیار کی جائیں گی۔ اصل تصاویر پوری حفاظت کے ساتھ آپ کو واپس کر دی جائیں گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(انچارج خلافت لائبریری)

سلطان احمد پیر کوٹی صاحب

آپؓ کے صدق و صفا کی وجہ سے چمن اسلام میں رونق آگئی

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بلند شان حضرت مسیح موعود کی نظر میں

وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے بااخلاص یک رنگ اور دلی دوست تھے

خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کو اکیلا اور بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا بلکہ وہ بعض افراد کو منتخب کر کے ان کی مدد میں لگا دیتا ہے۔ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو جو ساتھی عطا کئے گئے وہ دوسرے انبیاء کے ساتھیوں سے ممتاز تھے۔ ان برگزیدہ لوگوں نے اپنا تن من دھن خدا تعالیٰ کی راہ میں لگا دیا۔ انہوں نے اپنے وطنوں کو خیرباد کہا۔ اپنے بیوی بچوں اور دوسرے خویش و اقارب کو چھوڑا اپنی خاندانی وجاہتوں کی پرواہ نہ کی اپنی عادات اور رسوم کو یک قلم ترک کر دیا اور محض خدا ہی کے ہو کر اس کے دین کی حفاظت و اشاعت میں لگ گئے انہوں نے جانی قربانی کے مطالبہ پر اپنی جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ پیش کر دیا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی ادنیٰ سے ادنیٰ تکلیف حتیٰ کہ پاؤں میں کانٹا چبھنے کے تصور کو بھی قبول نہ کیا۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی نظر میں بھی ان لوگوں کی بڑی قدر تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی چاہو پیروی کرو تم یقیناً ہدایت پا جاؤ گے۔

ان برگزیدہ اصحاب میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو بلند مقام حاصل تھا۔ حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنی تحریرات اور ملفوظات میں صحابہ کی مجموعی شان کو بیان کیا ہے وہاں آپ کے لٹریچر میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے محامد و محاسن جا بجا بیان کئے ہیں ذیل میں قارئین الفضل کے لئے انہیں ایک حد تک یکجا طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

آپ کو سابق الی الایمان ہونے کی فضیلت حاصل تھی

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو سبقت الی الایمان کا فخر حاصل تھا یعنی آپ محمد رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ آپ مکہ سے باہر تھے آپ تشریف لائے تو کسی نے بتایا کہ آپ کے دوست نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے آپ نے فرمایا اگر یہ بات سچ ہے تو وہ دعویٰ سچا ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لائے اور اس بات کی تصدیق کر کے فرمایا۔ آپ گواہ رہیں میں آپ کا پہلا مصدق ہوں اور اس طرح اول المومنین کا فخر حاصل کر لیا آپ نے دعویٰ نبوت پر کسی دلیل اور معجزہ کے دیکھنے کی ضرورت محسوس نہ کی یہ کیسا زبردست ایمان تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"لکھا ہے کہ جب آپ حضرت ابوبکرؓ تجارت سے واپس آئے تھے اور ابھی مکہ میں نہ پہنچے تھے کہ راستہ میں ہی ایک شخص ملا اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ اس نے کہا اور تو کوئی تازہ خبر نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے دوست نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے ابوبکرؓ نے وہیں کھڑے ہو کر کہا کہ اگر اس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو سچا ہے چنانچہ مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ سے ملے اور آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے واقعی پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اسی وقت مشرف باسلام ہو گئے۔"

(الحکم 16۔ اگست 1900ء)

"جب آنحضرت ﷺ نے نبوت کا اظہار فرمایا اس وقت حضرت ابوبکر ؓ شام کی طرف سوداگری کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے تو ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ایک شخص آپ سے ملا آپ نے اس سے مکہ کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ جیسا کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے تو راستہ میں اگر کوئی اہل وطن مل جائے تو اس سے اپنے وطن کے حالات دریافت کرتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمد نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے یہ سنتے ہی فرمایا کہ اگر اس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو بلاشک وہ سچا ہے۔ اسی ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر آپ کو کس قدر حسن ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو مدعی کے حالات سے ناواقف ہو اور جہاں غیریت ہو اور مزید تسلی کی ضرورت ہو لیکن جس شخص کو حالات سے پوری واقفیت ہو تو اسے معجزہ کی ضرورت ہی کیا ہے الغرض حضرت ابوبکر ؓ راستہ میں ہی آنحضرتؐ کا دعویٰ نبوت سن کر ایمان لے آئے پھر جب مکہ میں پہنچے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے کہا کہ آپ گواہ رہیں کہ میں آپ کا پہلا مصدق ہوں۔ آپ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے افعال سے اسے ثابت کر دکھایا اور مرتے دم تک اسے نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔"

(الحکم جلد 9 ص 8'9)

لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ شام کی طرف گئے ہوئے تھے واپس آئے راستہ میں ہی آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کی خبر پہنچی۔ وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا"

(الحکم 10۔ دسمبر 1903ء)

آپ نے ایمان لانے سے قبل کسی معجزہ کا مطالبہ نہیں کیا

آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قبول اسلام کے لئے کسی اعجاز کی ضرورت نہ پڑی۔ اعجاز کے خواہشمند وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو تعارف ذاتی نہیں ہوتا لیکن جس کو تعارف ذاتی ہو جاوے اسے اعجاز کی ضرورت اور خواہش ہوتی ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے معجزہ نہیں مانگا۔ کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حالات سے خوب واقف تھے اور خوب جانتے تھے کہ وہ راستباز اور امین ہے جھوٹا اور مفتری نہیں ہے جبکہ کسی انسان پر کوئی افتراء نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے کی کبھی جرأت نہیں کر سکتا۔"

(الحکم 24۔ اگست 1900ء)

ابوبکر ؓ وہ تھا جس کی فطرت میں سعادت کا تیل اور بتی پہلے سے موجود تھے۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ کی پاک تعلیم نے اس کو فی الفور متأثر کر کے روشن کر دیا۔ اس نے آپ سے کوئی بحث نہیں کی کوئی نشان اور معجزہ نہ مانگا۔ معاً سن کر صرف اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں تو بول اٹھے کہ آپ گواہ رہیں میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔"

(الحکم 10 جنوری 1901ء)

آپ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود نے آپ کو اسلام کے لئے آدم قرار دیا ہے فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی قسم آپ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے اور حضرت خیرالانام ﷺ کے انوار کے مظہر اول تھے آپ نبی تو نہ تھے لیکن آپ میں نبیوں اور رسولوں کی قوتیں موجود تھیں۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 6)

"اللہ تعالیٰ حضرت صدیقؓ پر رحمت فرمائے آپ نے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا باغیوں کو قتل کیا اپنی نیکی کی وجہ سے قیامت تک دوسروں پر فوقیت لے گئے۔" (ترجمہ از عربی سرالخلافہ)

مسیلمہ کذاب نے اباحتی رنگ میں لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ ایسے وقت میں حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انسان خیال کر سکتا ہے کہ کس قدر مشکلات پیدا ہوئی ہوں گی۔ ....

لیکن صدیق نبی کا ہمسایہ تھا آپ کے اخلاق کا اثر اس پر پڑا ہوا تھا۔ اور دل نور یقین سے بھرا ہوا تھا اس لئے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اس کی نظیر ملنی مشکل ہے ان کی زندگی اسلام کی زندگی تھی۔ یہ ایک مسئلہ ہے کہ اس پر کسی لمبی بحث کی حاجت ہی نہیں اس زمانے کے حالات پڑھ لو اور پھر جو اسلام کی خدمت ابوبکر ؓ نے کی ہے اس کا اندازہ کر لو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق ؓ اس اسلام کے لئے آدم ثانی ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد ابوبکر صدیق ؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر صدیق ؓ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوت ایمانی سے کل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا اسی طرح جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا کہ میں سچے خلیفہ پر امن کو قائم کروں گا۔ یہ پیشگوئی حضرت صدیقؓ کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان اور زمین نے عملی طور پر شہادت دے دی۔

(الحکم 17 مئی 1905ء)

"آنحضرت ﷺ کی وفات پر ہزاروں آدمی مرتد ہو گئے حالانکہ آپ کے زمانہ میں تکمیل شریعت ہو چکی تھی (۔) مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو قائم کیا اور وہ آدم ثانی ہوئے۔

میرے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد بہت بڑا احسان اس امت پر حضرت ابوبکر ؓ کا ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں چار جھوٹے پیغمبر ہو گئے۔ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہو گئے تھے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

اور ان کا نبی ان کے درمیان سے اٹھ گیا تھا مگر ایسی مشکلات پر بھی اسلام اپنے مرکز پر قائم ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو تو بات بنی بنائی ملی تھی پھر وہ اس کو پھیلاتے گئے۔ یہاں تک کہ نواح عرب سے اسلام نکل کر شام اور روم تک جا پہنچا اور یہ ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ والی مصیبت کسی نے نہیں دیکھی۔ نہ حضرت عمرؓ نے نہ حضرت عثمانؓ نے اور نہ حضرت علیؓ نے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اور میرا باپ خلیفہ ہوا اور وہ لوگ مرتد ہو گئے تو میرے باپ پر اس قدر غم پڑا کہ اگر پہاڑ پر وہ غم پڑتا تو وہ زمین کے برابر ہو جاتا ایسی حالت میں حضرت ابو بکرؓ کا مقابلہ ہم کس سے کریں؟ اصل مشکلات اور مصائب کا زمانہ وہی تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیاب کیا۔ (الحکم 10 دسمبر 1905ء)

آپ نے اسلام کو استحکام بخشا

رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد دشمنان اسلام نے اسلام کو مٹا دینا چاہا۔ وہ ایک عظیم سیلاب کی طرح اسلام کو اپنے احاطہ میں لینے کے لئے آگے بڑھے اندرونی دشمنوں نے بھی زور پکڑا اور قریب تھا کہ دشمن اپنی امیدوں میں کامیاب ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پہلا خلیفہ اور امام حضرت ابو بکرؓ کی صورت میں عطا فرمایا آپ ان دشمنوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور اس وقت تک میدان میں ڈٹے رہے جب تک کہ دشمن نے شکست تسلیم نہ کر لی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"آپ نے اسلام کو ایک ایسی دیوار کی طرح پایا جو شریروں کی شرانگیزی کی وجہ سے گرا ہی چاہتی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے اسے ایک ایسا مضبوط قلعہ بنا دیا جس کی دیواریں لوہے کی ہوں اور اس میں غلاموں کی مانند مطیع و فرماں بردار ایک لشکر جرار ہو پس غور کرو۔ کیا اس میں کوئی شک کی گنجائش ہے یا اس کی دوسرے گروہوں میں کوئی نظیر مل سکتی ہے۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 17)

"اس مرد خدا نے اسلام کو اس بلاء عظیم سے نجات دی جس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا اور ایسے جور وظلم سے نجات دی جو سیلاب کی طرح ساری دنیا میں پھیل گیا تھا اور اس نے انتہائی زہریلے اژدھا کا سر کاٹ کر رکھ دیا تھا اور امن و امان قائم کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دروغ گو ناکام اور نامراد رہا۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 18)

خلافت اولیٰ کا زمانہ مصائب و آلام کا زمانہ تھا

اسلام کی خلافت اولیٰ کا زمانہ کس قدر خوف و مصائب کا زمانہ تھا سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"رسول کریم ﷺ نے جب وفات پائی تو اسلام اور مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے منافقوں کی کثیر تعداد مرتد ہو گئی اور مرتدوں کی زبانیں دراز ہو گئیں۔ بعض افتراء پردازوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور بادیہ نشینوں کی ایک بڑی تعداد ان کی پیرو بن گئی۔ حتیٰ کہ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور فاجر لوگ مل گئے فتنوں نے جوش مارا مشکلات زیادہ ہو گئیں اور مصائب نے دور و نزدیک کا احاطہ کر لیا اور مسلمان شدید طور پر ہلائے گئے۔ اس وقت ہر فرد ابتلا اور آزمائش میں پڑ گیا۔ اور خوفناک و معبناک حالات پیدا ہو گئے مومن بے بس اور لاچار ہو گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا آگ کے چنگارے ان کے دل میں بھڑک اٹھے ہیں یا پھر وہ چھریوں سے ذبح کر دیئے گئے ہیں۔ وہ کبھی خیر البریہ ﷺ کی جدائی پر آنسو بہاتے اور کبھی ان فتنوں پر جس کی آگ شدت سے بھڑک رہی تھی۔ امن کا کوئی نشان باقی نہیں رہا تھا۔ فتنہ پرداز گندگی کے ڈھیر پر اگے ہوئے سبزہ کی طرح غالب آ گئے تھے مومنوں کی گھبراہٹ اور خوف زیادہ ہو گیا تھا۔ ان کے دل وحشت اور خوف سے بھر گئے تھے۔ ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کو حاکم وقت اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کا خلیفہ بنایا۔ ان حالات کی وجہ سے جو آپ نے دیکھے اور مرتدوں کافروں اور منافقوں کے حالات کی وجہ سے جو آپ نے مشاہدہ کئے۔ آپ پر ھمّ و غم غالب آ گیا۔ آپ موسم بہار کی بارشوں کی مانند رویا کرتے۔ آپ کے آنسو چشموں کے پانیوں کی مانند بہنے لگتے اور آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے دعائیں مانگتے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کو خلیفہ بنایا اور امارت آپ کے سپرد کی تو آپ نے مجرد خلافت کی وجہ سے ہر طرف فتنوں کو موجیں مارتے دیکھا جھوٹے نبیوں، مرتدوں اور منافقوں کی بغاوت کو دیکھا۔ آپ پر اس طرح مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ گر جاتے اور ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے لیکن آپ کو نبیوں والا صبر عطا کیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی جھوٹے مدعیان نبوت قتل ہو گئے مرتد ہلاک ہو گئے فتنے اور مصائب دور ہو گئے اور امر خلافت مستحکم اور مضبوط ہو گیا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آفات و مصائب سے نجات دی۔ ان کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دیا۔ ان کے لئے ان کے دین کو تمکنت عطا ہوئی اور ایک عالم کو حق پر قائم کر دیا مفسد روسیاہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے برگزیدہ بندہ حضرت صدیقؓ کی مدد فرمائی اور طاغوت اور سرکش لوگوں کو ہلاک کر دیا اور کفار کے دلوں پر رعب طاری کر دیا۔ پس وہ شکست کھا گئے۔ وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے اور انہوں نے توبہ کر لی۔ اور یہی خدائے قہار کا وعدہ تھا جو سب سچوں سے بڑھ کر سچا ہے۔ اب دیکھو وعدہ خلافت اپنے تمام لوازمات اور علامات کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ کی ذات میں پورا ہوا۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 16)

★......★......★......★

آپ کے صدق وصفا کی وجہ سے چمن اسلام میں رونق آگئی

آپ کے صدق و صفا کی وجہ سے اسلام کی یہ خزاں بہار سے بدل گئی۔ اجڑے ہوئے باغات پھر سبز ہو گئے سوکھی ٹہنیوں نے پھر پھول اور پتے نکال لئے درخت پھلوں سے لد گئے اور مومنوں کے دل فرحت و انبساط سے بھر گئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"غور کرو کہ جب حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے تو مسلمانوں کی کیا حالت تھی اسلام مصائب کی وجہ سے جلی ہوئی چیز کی مانند ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دوبارہ شان و شوکت سے نوازا۔ اسے گہرے کنوئیں سے باہر نکالا۔ جھوٹے مدعیان نبوت قتل کر دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس خوف سے امن میں لے آیا جس کے مارے وہ مردوں کی مانند ہو گئے تھے۔ مومن اس تکلیف کے دور ہونے پر مسرت و انبساط سے بھر گئے وہ حضرت صدیقؓ کو مبارک باد دیتے۔ ان کی تعریف کرتے اور حضرت باری تعالیٰ سے ان کے لئے خیر و برکت کی دعا کرتے اور آپ کی پوری طرح تکریم و تعظیم بجا لاتے۔ انہوں نے آپ کی محبت کو اپنے نہاں خانہ دل میں داخل کر لیا وہ تمام امور میں آپ کی پیروی کرتے وہ آپ کے شکر گزار تھے انہوں نے اپنے دلوں کو خوب صاف کیا اور اپنی کشت ایمان کو سیراب کیا وہ محبت میں ترقی کر گئے انہوں نے آپ کی مقدور بھر اطاعت کی۔ وہ آپ کو نبیوں کی مانند مؤید و مبارک خیال کرتے تھے اور یہ سب کچھ آپ کے صدق کا کرشمہ اور اس گہرے یقین کا نتیجہ تھا جو آپ کو حاصل تھا۔"

آپ فرماتے ہیں۔

"آپ کے صدق و صفا کی وجہ سے چمن اسلام کی بہار و رونق لوٹ آئی آفات و مصائب کے جھکڑوں کے بعد اس کی زینت عود کر آئی۔ گلشن اسلام میں طرح طرح کے پھول کھلنے لگے اور مرجھائی ہوئی شاخیں از نو سرسبز ہو گئیں اس سے پہلے وہ ایسا جسد بے جان تھا جس پر نوحہ ہو چکا تھا اور وہ ایسا مجروح اور زخمی تھا جو پامال صدمات ہو چکا ہو اور ایسے مذبوح کی طرح تھا جسے کسی گڑھے میں پھینک دیا گیا ہو وہ درماندہ و پامال تھا اسے مختلف قسم کے دکھ دیئے گئے۔ وہ اس نباتات کی مانند تھا جسے باد سموم کے تیز اور تند جھونکوں نے جلا کر راکھ کر دیا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ان تمام مصائب سے نجات بخشی اور آفات سے اسے چھڑوایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عجیب عجیب تائیدات سے نوازا یہاں تک کہ وہ بادشاہوں کا امام بن گیا گردنیں اس کے سامنے خم ہو گئیں بعد اس کے کہ اسے ریزہ ریزہ کر دیا گیا تھا۔ منافقوں کی زبانیں گنگ ہو گئیں مسلمانوں کے چہرے فرحت و مسرت سے دمک اٹھے اور ہر نفس اپنے رب کی حمد کرنے لگا۔ حضرت ابو بکرؓ کا شکر گزار ہوا۔ سوائے فاسقوں اور مرتدوں کی ایک حقیر تعداد کے کوئی آپ کی اطاعت سے باہر نہ رہا یہ سارا اجر اور یہ سارا انعام اس بندہ کو ملا جسے اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنا لیا وہ اس سے راضی ہو گیا اس نے اسے عافیت عطا کی اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 16، 17)

آیت استخلاف کے صحیح مصداق آپ ہی تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ سیدنا ابو بکرؓ کے متعلق مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ نہ صرف صحابہ کرامؓ میں سے شان و رتبہ میں سب سے بڑھ کر تھے بلکہ آیت استخلاف کے صحیح مصداق بھی آپ ہی تھے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ حضرت صدیقؓ تمام صحابہؓ میں سے شان و مرتبہ میں بڑھے ہوئے تھے اور آپ بلاشک وریب آنحضرت ﷺ کے خلیفہ تھے اور ان کے بارہ میں آیات استخلاف نازل ہوئی تھیں۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 18)

"آیت (استخلاف) لوگوں کو بشارت دیتی ہے کہ ان کے لئے ان جور و ظلم کے دنوں کے بعد امن اور اطمینان کے دن آئیں گے اور اس کی مصداق خلافت صدیقؓ ہی ہے جیسا کہ اہل تحقیق سے مخفی نہیں۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 29)

خلافت صدیق پر قرآنی دلائل

آپ کی خلافت کی حقانیت کا ثبوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

اب ہم ان آیات کریمہ اور دلائل عظیم کا ذکر کرتے ہیں جو خلافت صدیقؓ پر دال ہیں تاکہ ہم تحقیقی طور پر آپ کی صداقت کا ثبوت دیں کیونکہ شک و شبہ کا طریق عذاب کا ٹکڑا ہے اور جس شخص نے شبہات کی پیروی کی اس نے اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈال لیا۔ جھگڑے محض یقینی باتوں سے طے کئے جا سکتے ہیں پس تم میری بات سنو مجھ سے دوری اختیار نہ کرو اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صاحب بصیرت لوگوں میں سے بنائے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مبین (قرآن کریم) میں بیان فرماتا ہے۔

(سورۃ نور ترجمہ از تفسیر صغیر) اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول

کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اے مخاطب کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے اور ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔)

یہ وہ بات ہے جس کی ہمارے رب نے مومنوں کے لئے بشارت دی ہے اور خلفاء کی علامات بتائی ہیں جو کوئی خدا تعالیٰ کے حضور تائب دل سے حاضر ہوتا ہے اور بے حیائی کے رستوں پر قدم نہیں مارتا اور نہ ہی حق پوشی کرنا چاہتا ہے اس کے لئے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ اس دلیل کو قبول کرے اور تمام نامعقول عذروں کو چھوڑ کر صالحین کا رستہ اختیار کرے...... اے عقل اور دانش رکھنے والو یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے بعض مومنوں کو خلیفہ بنادے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ امن کی حالت پیدا کردے گا ہم حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت کے بعد کسی اور کو اس کا مکمل اور پورا مصداق نہیں پاتے۔" (ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 15)

خلافت اولیٰ اسلامیہ کے لئے آپ کو کیوں چنا گیا

خلافت اولیٰ اسلامیہ کے لئے سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہی کو کیوں منتخب کیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اس راز سے پردہ اٹھاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

"اگر تو سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سلسلہ خلافت کی ابتداء کے لئے کیوں چنا اس میں خدا تعالیٰ کا کیا راز تھا تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ حضرت صدیقؓ اس سے راضی ہیں اور وہ ان سے راضی ہے آپ رسول اللہ ﷺ پر قلب سلیم کے ساتھ اور ایسی قوم میں سے نکل کر اسلام لائے جو مسلمان نہیں ہوئی تھی اور اس زمانہ میں ایمان لائے جب رسول کریم ﷺ اکیلے تھے اور ایک عظیم فساد برپا تھا ایمان لانے کے بعد حضرت صدیقؓ نے ہر قسم کی ذلت دوستوں اور قوم کی لعن و طعن کو دیکھا آپ کو خدائے رحمان کے رستہ میں دکھ دیا گیا اور آپ کو نبی کریم ﷺ کی طرح وطن سے نکالا گیا آپ نے دشمنوں کی طرف سے بہت سے شدائد اور دوستوں کی لعن و ملامت دیکھی۔ آپ نے اپنے مال اور جان سے خدا تعالیٰ کی خاطر جہاد کیا اور آپ حقیر لوگوں کی طرح گزارہ کرنے لگے حالانکہ اس سے قبل آپ بہت معزز اور مالدار شخص تھے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں آپ باہر نکالے گئے آپ کو تکلیف دی گئی۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں آپ نے اپنے مال کو اس طرح خرچ کیا کہ دولت و ثروت کا مالک ہونے کے بعد فقیر و مسکین ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کو ان سخت دنوں کا بدلہ دے جو آپ پر گزرے اور اس دولت کا بہتر بدلہ دے جو آپ کے ہاتھ سے جاتی رہی اور آپ کو ان چیزوں کا بدلہ دے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دیکھیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ پس خدا تعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنایا آپ کے ذکر کو بلند کیا آپ کو اپنے فضل اور رحمت سے تسلی دی آپ کو عزت دی اور امیرالمومنین بنایا۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 12)

"حضرت صدیق ؓ فطری طور پر مبدء فیضان اور رسول خدا ﷺ کی طرف متوجہ تھے اس لئے تمام لوگوں میں سے اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ ان میں نبوت کی صفات ظہور پذیر ہوں اور اس بات کا زیادہ استحقاق رکھتے تھے کہ آپ حضرت خیرالبریہ ﷺ کے پہلے خلیفہ ہوں۔ اپنے متبوع کے ساتھ متحد و موافق ہوں اور تمام اخلاق و عادات اور انفسی اور آفاقی تعلقات کو ترک کرنے میں آپ کے مظہر ہوں۔ آپ کا آنحضرت ﷺ سے جدا کرنا۔ تلواروں اور نیزوں کے ذریعہ بھی ممکن نہ ہو۔ آپ اسی حالت میں قرار پائے رہے اور مصائب خوف لعن و ملامت وغیرہ میں سے کوئی چیز آپ کے استقلال میں جنبش پیدا نہ کرے آپ کی روح میں صدق و صفا ثبات اور اتقاء داخل ہوں۔ چاہے سارا جہاں مرتد ہو جائے آپ کو اس کی کوئی پرواہ نہ ہو آپ کا قدم پیچھے نہ ہٹے بلکہ ہر آن آگے ہی آگے بڑھ رہا ہو۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے بعد صدیقوں کا ذکر فرمایا ہے (۔) اس میں حضرت ابوبکرؓ کی طرف اشارہ ہے اور آپ کی فضیلت دوسروں پر بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں سے اور کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا۔ صرف آپ ہی کا نام صدیق رکھا ہے تا آپ کا مقام ظاہر ہو۔ پس تدبر کرنے والوں کی طرح اس بات پر نظر دوڑا۔

پھر اس آیت میں سالکوں کے لئے مراتب کمال اور ان کے اہل افراد کی طرف عظیم اشارہ ہے ہم نے جب اس آیت پر غور کیا اور فکر و تدبر نے ہمیں انتہاء تک پہنچا دیا تو یہ بات ہم پر منکشف ہوئی کہ یہ آیات کمالات صدیقؓ پر بڑی گواہ ہیں اور اس میں ایک گہرا راز ہے جو ہر اس شخص پر منکشف ہو سکتا ہے جو تحقیق کی طرف مائل ہو کیونکہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کا نام صدیق رکھا اور جس طرح کسی عقل مند پر یہ بات مخفی نہیں کہ قرآن کریم نے صدیقوں کو انبیاء کے ساتھ ملایا اور ہم کسی اور صحابی پر اس لقب اور خطاب کا اطلاق نہیں پاتے۔ پس حضرت صدیقؓ امین کی فضیلت ثابت ہے کہ آپ کا نام انبیاء کے بعد مذکور رہوا۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 33)

ہجرت کے موقعہ پر رفیق سفر اور یار غار ہونے کی سعادت۔ خدا تعالیٰ کی معیت کا اظہار

آنحضرت ﷺ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اس موقعہ پر آپؐ کی رفاقت کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کا انتخاب فرمایا اور اس نازک وقت میں انہیں آنحضرت ﷺ کی تسلی اور اپنی طرف سے نصرت کا ایک ذریعہ بنایا اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو ذکر کرکے آپ کو لاثانی اور بے مثل فخر سے نوازا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"جب آنحضرت ﷺ ایک ناگہانی طور پر اپنے قدیمی شہر کو چھوڑنے لگے اور مخالفین نے مار ڈالنے کی نیت سے چاروں طرف سے اس مبارک گھر کو گھیر لیا تب ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت اور ایمان سے خمیر کیا گیا تھا جانبازوں کے طور پر آنحضرتؐ کے بستر پر بارشاد نبوی اس غرض سے منہ چھپا کر لیٹ رہا کہ تا مخالفوں کے جاسوس آنحضرتؐ کے نکل جانے کی تفتیش نہ کریں اور اسی کو رسول سمجھ کر قتل کرنے کے لئے ٹھہرے رہیں۔

کس بہرِ کسے سر نہ دہد جاں نفشاند
عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند

سو جب آنحضرت ﷺ اپنے اس وفادار اور جاں نثار عزیز کو اپنی جگہ چھوڑ کر چلے گئے تو آخر تفتیش کے بعد ان نالائق بدباطن لوگوں نے تعاقب کیا اور چاہا کہ راہ میں کسی جگہ پا کر قتل کر ڈالیں اس وقت اور اس مصیبت کے سفر میں بجز ایک بااخلاص اور یکرنگ کے اور دلی دوست کے اور کوئی انسان آنحضرت ﷺ کے ہمراہ نہ تھا۔"

(مقدمہ سرمہ چشم آریہ ص 12)

"حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا صدق اس مصیبت کے وقت ظاہر ہوا جب آنحضرت ﷺ کا محاصرہ کیا گیا۔ گو بعض کفار کی رائے اخراج کی تھی مگر اصل مقصد اور کثرت رائے آپؐ کے قتل پر تھی ایسی حالت میں حضرت ابوبکر ؓ نے اپنے صدق اور وفا کا وہ نمونہ دکھایا جو ابدالآباد تک کے لئے نمونہ رہے گا اس مصیبت کی گھڑی میں آنحضرت ﷺ کا یہ انتخاب ہی حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی صداقت اور اعلیٰ وفاداری کی ایک زبردست دلیل ہے..... اس وقت آپؐ کے پاس 70، 80 صحابہ موجود تھے۔ جن میں حضرت علی ؓ بھی تھے مگر ان سب میں سے آپؐ نے اپنی رفاقت کے لئے حضرت ابوبکر ؓ کو ہی انتخاب کیا۔ اس میں سر کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ نبی خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کا فہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت ﷺ کو کشف اور الہام سے بتا دیا کہ اس کام کے لئے سب سے بہتر اور موزوں حضرت ابوبکر ؓ ہی ہیں۔ ابوبکرؓ اس ساعت عسر میں آپ کے ساتھ ہوئے یہ وقت خطرناک آزمائش کا تھا۔ حضرت مسیح پر جب اس قسم کا وقت آیا تو ان کے شاگرد ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک نے لعنت بھی کی مگر صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک نے پوری وفاداری کا نمونہ دکھایا۔ غرض حضرت ابوبکر ؓ نے آپؐ کا پورا ساتھ دیا اور ایک غار میں جس کو غار ثور کہتے ہیں آپ جا چھپے۔ شریر کفار جو آپ کی ایذاء رسانی کے لئے منصوبے کر چکے تھے۔ تلاش کرتے اس غار تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا کہ اب تو یہ بالکل سر پر ہی آپہنچے ہیں اور اگر کسی نے ذرا نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ لے گا اور ہم پکڑے جائیں گے اس وقت آپ نے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا کچھ غم نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لفظ پر غور کرو کہ آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں چنانچہ فرمایا ان اللہ معنا۔ معنا میں آپ دونوں شریک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تیرے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پر آنحضرت ﷺ کو اور دوسرے پر حضرت صدیقؓ کو رکھا ہے اس وقت دونوں ابتلاء میں ہیں کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے یا تو اسلام کی بنیاد پڑنے والی ہے یا خاتمہ ہو جانے والا ہے۔ دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں بعض کہتے ہی کہ اس غار کی تلاش کرو کیونکہ نشان پا یہاں تک ہی آکر ختم ہو جاتا ہے لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہوگا مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اور اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھتے آئے ہیں لیکن آپ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپ اپنے رفیق صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں۔ لاتحزن ان اللہ معنا یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے زبان ہی سے فرمایا کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں۔ اشارہ سے کام نہیں چلتا باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پرواہ نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے آنحضرت ﷺ کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے۔"

(الحکم جلد 9 ص 8-9)

آنحضرت ﷺ کے اس زمانہ پر غور کرو کہ جب دشمن قریش، ہر طرف سے شرارت پر تلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا وہ زمانہ بڑا ابتلاء کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جو حق رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوت بجز صدق ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔

(الحکم جلد 9 ص 9، 8)

"حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خاص نیکیوں اور خوبیوں میں سے ایک نیکی اور خوبی یہ ہے کہ آپ کو ہجرت مدینہ کے سفر نبوی میں رسول کریم ﷺ کی رفاقت کے لئے خاص کیا گیا آپ کی مشکلات میں شریک بنایا گیا اور اس انتہائی مصیبت میں آپؐ کا انیس و غم خوار مقرر کیا گیا تاکہ ان کا محبوب حضرت باری تعالیٰ ﷺ سے تخصص ثابت ہو جائے اور اس میں بھید اور راز یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ حضرت ابوبکر ؓ صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ بہادر سب سے زیادہ متقی رسول کریم ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب اور ایک فتح مند جرنیل تھے آپ آنحضرت ﷺ کی محبت میں فنا تھے اور

قدیم سے آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ رسول کریم ﷺ کے اخراجات برداشت کرتے اور آپ کے کاموں کی نگرانی فرماتے پس یہ اللہ تعالیٰ نے سخت وقت اور مفلسی کے زمانہ میں اپنے نبی کریم ﷺ کو آپ کے ذریعہ تسلی دی۔ آپ کو صدیق کے عظیم لقب سے ملقب فرمایا نبی کریم ﷺ کے قرب سے مختص فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثانی اثنین کی خلعت سے نوازا اور آپ کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا۔

اس کے علاوہ صدیق اکبرؓ بڑے صاحب بصیرت تھے۔ آپ نے بہت سے مشکل امور اور مصائب دیکھے تھے۔ آپ نے بہت سی جنگوں میں شرکت فرمائی اور ان کی تدابیر کو دیکھا۔ آپ نے بہت سے جنگلوں اور سنگلاخ میدانوں کو طے کیا۔ کتنی ہی ہلاکتیں تھیں۔ جن میں آپ گھس گئے۔ اور کتنے ہی کج راستے تھے جنہیں آپ نے درست کیا۔ کتنی ہی جنگیں تھیں جن میں آپ آگے آگے رہے۔ کتنے فتنے تھے جنہیں آپ نے مٹایا اور کتنی ہی سواریاں تھیں جنہیں آپ نے طول طویل سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں وبلا کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ صاحب تجربہ ہو گئے۔ آپ ایک مرتاض انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نشانات کے مورد یعنی آنحضرت ﷺ کی رفاقت کے لئے چنا۔ اور آپ کے صدق و ثبات کی وجہ سے آپ کی تعریف کی۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ آپ رسول کریم ﷺ کے اولین محب تھے۔ آپ آزاد فطرت پیدا ہوئے اور وفا میں سب پر فوقیت لے گئے۔ اسی وجہ سے آپ کو خوفناک کام اور بے ہوش کر دینے والے خوف کے وقت چنا گیا اور اللہ تعالیٰ حکیم و علیم ہے۔ وہ ہر کام کو اس کے مناسب وقت میں رکھتا ہے۔ اور پانیوں کو ان کے منبعوں سے چلاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ابن ابی قحافہؓ کی طرف نظر کرم کی اور آپ پر خاص احسان فرمایا۔ اس نے آپ کو یگانہ روزگار بنایا۔ اور فرمایا کہ وہ سب سچوں سے بڑھ کر سچا ہے۔

"اللہ کی قسم حضرت صدیقؓ وہ انسان تھے جن کو بارگاہ احدیت سے اختصاص کی خلعتیں عطا ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ وہ خاص بندوں میں سے ہے۔ اس نے اپنی معیت کو اس کی ذات کی طرف منسوب کیا۔ اس کی تعریف کی اس کا شکر ادا کیا۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ایسا انسان ہے جسے فراق مصطفیٰ ﷺ اچھا نہیں لگتا۔ اور وہ آپ کے علاوہ ہر رشتہ دار سے الگ ہو گیا۔ اس نے اپنے مولیٰ کو ترجیح دی۔ اور آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا وہ موت کی وادی کی طرف اپنی رغبت کی اونٹنی کو ہنکا کر لے گیا۔ اور شان شوکت کی ہر خواہش کو اس نے ٹھکرا دیا۔ سفر ہجرت میں رفیق بننے کی آنحضرت ﷺ نے اسے دعوت دی۔ تو وہ لبیک لبیک کہتا ہوا حاضر ہو گیا۔ جب قریشِ مکہ نے رسول کریم ﷺ کو مکہ سے جلاوطن کر دینے کا فیصلہ کیا۔ تو آپؐ خدا تعالیٰ کے حبیب۔ حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے بارگاہ احدیت سے ہجرت کر جانے کا حکم ملا ہے۔ اور تم بھی میرے ساتھ مکہ سے ہجرت کرو گے۔ اور اس جائے پناہ سے نکلو گے۔ پس حضرت صدیقؓ نے اس مصیبت کے وقت نبی کریم ﷺ کے رفیقؓ بن جانے پر الحمد للہ کہا اس وقت جب ہر شخص آنحضرت ﷺ سے بغاوت کر رہا تھا۔ حضرت صدیقؓ آپؐ کی مدد کرنے کا انتظار کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ وقت آگیا۔ پس آپ نے رسول کریم ﷺ کے ہر غم واندوہ اور سخت مہموں میں رفاقت اختیار کی۔ اور قتل و ہلاکت کی پرواہ نہ کی۔ پس آپ کی فضیلت اس واضح حکم اور نص محکم سے ثابت ہے۔ آپ کی برتری دلیل قاطع سے واضح ہے۔ اور آپ کا صدق صبح درخشاں کی طرح عیاں اور واضح ہے۔ آپ نے آخرت کی نعماء کو پسند فرمایا۔ اور دنیا کے آرام و آسائش سے دستکش ہو گئے۔ دوسرا کوئی شخص آپؐ کے فضائل تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 20)

آپ کو فہم قرآن سے حصہ وافر عطا کیا گیا تھا

آپ صحابہ کرامؓ میں سب سے بڑے عالم تھے۔ مذہبی مسائل میں مشکل پیش آنے پر وہ آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ فہم قرآن سے آپ کو حصہ وافر عطا کیا گیا تھا۔ آپ اپنی خداداد فراست سے قرآنی حقائق و معارف اور معانی پر اطلاع پا لیتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ (آنحضرتؐ) ایسے وقت دنیا سے رخصت ہوئے۔ جب آپ کو یہ آواز آگئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم یہ آواز کسی اور نبی اور رسول کو نہیں آئی۔ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری اور پڑھی گئی تو حضرت ابوبکر ؓ اس آیت کو سن کر رو پڑے۔ ایک صحابی نے کہا کہ اے بڈھے تجھے کیا ہو گیا۔ آج تو خوشی کا دن ہے۔ تو کیوں رو پڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا تو نہیں جانتا مجھے اس آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کی بو آتی ہے حضرت ابوبکر ؓ کی فراست بڑی تیز تھی۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ جب کام ہو چکا تو پھر یہاں کیا کام"

(الحکم 10 دسمبر 1905ء)

"کہتے ہیں جب یہ آیت (الیوم اکملت لکم دینکم الخ) اتری تو ابوبکرؓ رو پڑے۔ کسی نے کہا اے بڈھے کیوں روتا ہے آپ نے جواب دیا کہ اس آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کی بو آتی ہے۔ کیونکہ یہ مقرر شدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکتا ہے۔ تو اس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا دنیا میں بندوبست ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو عملہ وہاں سے رخصت ہو جاتا ہے جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر والا واقعہ سنا تو فرمایا سب سے سمجھ دار ابوبکرؓ ہے اور یہ فرمایا کہ اگر دنیا میں کسی کو دوست رکھتا تو ابوبکرؓ کو رکھتا اور فرمایا ابوبکرؓ کی کھڑکی مسجد میں کھلی رہے۔ باقی سب بند کر دو۔ کوئی پوچھے اس میں مناسبت کیا ہوئی تو یاد رکھو مسجد خانہ خدا ہے جو سرچشمہ ہے تمام حقائق و معارف کا۔ اسی لئے فرمایا کہ ابوبکرؓ کی اندرونی کھڑکی اس طرف ہے تو اس کے لئے یہ بھی کھڑکی رکھی جاوے یہ بات نہیں کہ اور صحابہ محروم تھے۔ بلکہ ابوبکرؓ کی فضیلت و ذاتی فراست تھی۔ جس نے ابتداء میں بھی اپنا نمونہ دکھایا اور انتہاء میں بھی گویا ابوبکرؓ کا وجود مجموعۃ الفراستین تھا۔"

(الحکم 31 جولائی 1906ء)

آپ متبتل اور منقطع الی اللہ تھے

آپ کو محبت الٰہی میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اور آپ نے لذات دنیا سے قطع تعلق کر کے تبتل الی اللہ اختیار کر لیا تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو کامل طور پر خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں لگا دیا۔ اور اس بارہ میں اپنی بیوی اور بچوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ آپ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی محبت میں فنا ہو چکے تھے۔ حب رسول میں آپ ہر دم سرشار رہتے۔ آپ آنحضرت ﷺ کے مقرب ترین وجود اور آپ کے جمیع عادات و اطوار اور صفات و خصال کے کامل مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسباب پر کم توجہ آپ کا مشرب تھا۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت صدیقؓ کا نفس بیم و رجا شوق و خشیت۔ انس و محبت کا جامع تھا۔ اور آپ کی فطرت کا جوہر صفائی میں کامل تر اور انتہاء کو پہنچا ہوا تھا۔ آپ منقطع الی اللہ تھے اور نفس اور اس کی لذات سے الگ اور خواہشات اور جذبات نفس سے دور تھے۔ آپ تبتل اختیار کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ سے سوائے صلاح کے اور کچھ صادر نہ ہوا۔ اور سوائے مومنوں کے لئے فلاح کے آپ سے کچھ ظاہر نہ ہوا۔ اور وہ دکھ دینے اور ظلم کرنے کی تہمت سے پاک تھے۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 25)

"آپ خدا تعالیٰ کے سامنے بہت گریہ وزاری کرنے والے تھے۔ آپ نے تبتل اختیار کر لیا تھا۔ تضرع اور دعا اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے ڈال دینا۔ اور اس کے سامنے گریہ وزاری کرنا اور اس کے دروازہ پر تذلل اختیار کرنا اور اس کی دہلیز کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ آپ کی عادت مستمرہ بن چکا تھا آپ سجدہ کی حالت میں بہت دعا کیا کرتے اور تلاوت قرآن کے وقت رقت کی وجہ سے رو پڑتے۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 31)

"اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسباب پر کم توجہ آپ کا مشرب تھا۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 32)

"بے شک آپ اسلام اور رسولوں کے فخر تھے اور آپ کا جوہر فطرت رسول کریم ﷺ کے جوہر فطرت سے قریب تھا اور آپ نفحات نبوت کو قبول کرنے کے لئے مستعد لوگوں میں سے سب سے پہلے نمبر پر تھے۔ نیز وہ ان لوگوں میں سے پہلے نمبر پر تھے۔ جنہوں نے قیامت کے مانند ایک حشر روحانی دیکھا اور انہوں نے میلی کچیلی اوڑھنیوں کو پاک و صاف لحافوں سے بدل ڈالا اور آپ اپنی اکثر خصال و صفات اور عادات و اطوار میں انبیاء کے مشابہ تھے...... جس شخص نے آپ سے عداوت کی اس نے گویا اپنے اور خدا تعالیٰ کے درمیان جو دروازہ ہے اسے بند کر دیا اور یہ دروازہ سید الصدیقینؓ کی طرف رجوع کئے بغیر کبھی نہیں کھل سکتا۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 31)

"آپ تمام آداب میں ہمارے رسول اللہ ﷺ کے سایہ کی مانند تھے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے ازلی مناسبت تھی اس لئے آپ کو ایک ہی گھڑی میں وہ فیض حاصل ہوا جو دوسروں کو لمبے لمبے زمانوں اور دور دور کے ممالک میں بھی حاصل نہیں ہوا اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ فیوض الٰہیہ بغیر مناسبت کے کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص 32)

آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے

آپ جہاں عارف اللہ بزرگ تھے اخلاق کے حلیم اور فطرت کے رحیم تھے فہم قرآن اور محبت رسول ﷺ میں منفرد تھے۔ آپ اپنے سب دنیوی تعلقات سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی رضا میں فنا تھے وہاں آپ کو تازہ بتازہ علم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حاصل ہوا آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ اور ارباب فضل و شجاعت کے امام تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت صدیقؓ کامل معرفت رکھنے والے عارف باللہ بزرگ تھے اخلاق کے حلیم اور فطرت کے رحیم تھے آپ نہایت منکسرانہ اور غریبانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ بڑے معاف کرنے والے رحیم اور شفیق تھے اپنی پیشانی کے نور کی وجہ سے معروف تھے آپ کو رسول کریم ﷺ سے نہایت سخت دلی تعلق تھا آپ کی روح روحِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ چپک گئی تھی آپ کو اس نور نے ڈھانپ لیا تھا جس نے آپ کے مقتداء محمد رسول اللہ ﷺ کو ڈھانپ رکھا تھا اور آپ رسول اللہ کے نور کی روشنی اور آپ کے عظیم فیوض کے نیچے چھپ گئے تھے آپ فہم قرآن اور محبت رسول ﷺ میں تمام لوگوں سے ممتاز اور فخر نوع انسان تھے آپ پر جب اخروی زندگی اور اسرار الٰہیہ کی حقیقت منکشف ہوئی تو آپ نے تمام دنیوی تعلقات ختم کر دئے جسمانی تعلق کا خیال ترک کر دیا آپ اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہو گئے آپ نے اپنی ہر ادا اپنے واحد مطلوب کے لئے ترک کر دی اور اپنے نفس کو جسمانی کدورتوں سے پاک کر لیا آپ کا نفس خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی رضا میں گم تھا اور جب خدا تعالیٰ کی سچی محبت اس کے نفس کی تمام رگوں۔ اس کے دل کی جڑ اس کے وجود کے تمام ذرات میں مضبوط ہو گئی اور انوار الٰہیہ آپ کے افعال و اقوال قیام و قعود میں ظاہر ہو گئے تو آپ کو صدیق کے لقب سے ملقب کیا گیا اور آپ کو تر و تازہ اور گہرا علم اللہ تعالیٰ کے حضور سے عطا ہوا۔ صدق آپ کا مستقل ملکہ اور طبعی عادت تھی اور آپ ہر قول و فعل حرکت و سکون حواس و انفاس میں اس کے انوار اور آثار شروع ہو گئے تھے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو منعم علیھم گروہ میں شامل کر لیا تھا کہ آپ کی کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے اور ارباب فضل و مردانگی کے امام تھے آپ انبیاء کی مٹی کا بقیہ تھے۔

(سر الخلافہ ص 33، 32)

آپ کو سخاوت میں بلند مقام حاصل تھا

آپ سخاوت میں بھی بہت ممتاز تھے آپ کے احسانات کا سلسلہ مسلم وغیر مسلم کے لئے عام تھا۔ کفار مکہ میں سے اکثر آپ کے زیر احسان تھے اس لئے وہ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے اور جب آپ کسی مظلوم مسلمان کی مدد کے لئے جاتے اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تو وہ اپنی گردنیں نیچی کر لیتے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی بخل نہ کیا۔ خود فقیرانہ گزارہ کیا لیکن غریب بھائی کی مدد سے ہاتھ پیچھے نہیں کھینچا۔ کمزوروں کی اپنے ہاتھ سے مدد فرماتے کمزوروں کی امداد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے آپ کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بڑھیا کو بلاناغہ حلوا کھلایا کرتے تھے اور ان کے اس فعل کی خبر کسی کو نہ تھی۔ ایک دن بڑھیا کو حلوا نہ پہنچا اس نے اس سے یہ یقین کر لیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اب جائے غور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے مقاصد سے اس بڑھیا کی جو کہ اور کچھ نہ کھا سکتی تھی خدمت کیا کرتے تھے۔ کہ ایک دن حلوا نہ پہنچنے سے اس کو یقین ہو گیا کہ آپ وفات پا گئے یعنی اس بڑھیا کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ آپ زندہ ہوں اور اس کو حلوا نہ پہنچے۔ یہ ممکن ہی نہ تھا۔

(الحکم 14 جولائی 1908ء)

ہر مومن آپ کے لگائے ہوئے پودا کا پھل کھاتا ہے

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اسلام کے باغ پر خزاں آگئی تھی منافق اور کمزور لوگ ارتداد اختیار کر گئے۔ صرف دو مساجد میں نماز باجماعت ہوتی تھی جھوٹے نبی ظاہر ہو گئے اور فتنوں نے سر اٹھایا اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے آئے آپ نے ان فتنوں کا قلع قمع کیا اور اسلام کو دوبارہ قائم کیا آپ اسلام کے آدم ثانی تھے گویا آپ نے اسلام کا پودا نئے سرے سے لگایا اور اس کی آبیاری کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت صدیق کے شمائل و خصائل آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں بے شک ہر مومن آپ کے لگائے ہوئے پودے کا پھل کھاتا ہے اور آپ کے درس آگہی سے فیضیاب ہے ہمارے دین کے لئے آپ نے ہمیں فرقان دیا اور دنیا کے لئے امن و امان عطا کیا جو اس کا انکار کرے وہ جھوٹ سے کام لیتا ہے اور شیطانی خیالات کو اپناتا ہے۔ جس کسی پر اس کا مقام مشکوک ہوا وہ دانستہ خطا میں مبتلا ہوا وہ ایک جوہر کو دریا سمجھا ایسے لوگ غیظ و غضب کا شکار ہو گئے اور شرفاء قابل احترام لوگوں کے سردار کی تحقیر کا موجب ہوئے۔

(سر الخلافہ ص 25)

آپ کا صدق بے نظیر تھا

آپ کے صدق کی تعریف کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ ہے جو اس کے دل کے اندر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

(الحکم جلد 9 ص 9-8)

جب آنحضرتؐ نے رحلت فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر نکلے کہ اگر کوئی کہے گا کہ آنحضرت صلعم نے انتقال فرمایا ہے تو میں اسے قتل کروں گا ایسی حالت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑی جرات اور دلیری سے کلام کیا اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا (۔) محمد بھی اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہی ہیں اور آپ سے پہلے جس قدر نبی ہو گزرے ہیں سب نے وفات پائی اس پر وہ جوش فرو ہوا اس کے بعد بادیہ نشین اعراب مرتد ہو گئے..... اب غور کرو کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے پر بھی ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں یہ استقامت صدق ہی کو چاہتی تھی اور صدیقؓ نے ہی دکھائی۔ ممکن نہ تھا کہ کوئی دوسرا اس خطرہ کو سنبھال سکتا۔ تمام صحابہ اس وقت موجود تھے کسی نے نہ کہا کہ میرا حق ہے وہ دیکھتے تھے کہ آگ لگ چکی ہے اس آگ میں کون پڑے حضرت عمرؓ نے اس حالت میں ہاتھ بڑھا کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سب نے یکے بعد دیگرے بیعت کر لی یہ ان کا صدق ہی تھا اس فتنہ کو فرو کیا اور ان موذیوں کو ہلاک کیا مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی تھا اور اس کے مسائل اباحت کے مسائل تھے لوگ اس کی اباحتی باتوں کو دیکھ کر کہ اس کے مذہب میں شامل ہوتے جاتے تھے لیکن خدا نے اپنی معیت کا ثبوت دیا اور ساری مشکلات کو آسان کر دیا۔

(ایضاً)

گردنیں احسانات ابوبکرؓ کی وجہ سے گرانبار ہیں

سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے احسانات مسلم و غیر مسلم سب پر عام تھے لیکن مسلمانوں پر جو احسان آپ نے کیا وہ اتنا عظیم ہے کہ وہ اس کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اور خوبیاں بھی ہیں اور ایسی برکات بھی ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔ ان کے مسلمانوں کی گردنوں پر بہت احسانات ہیں۔ جن کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے جو حد سے گزرنے والوں میں سے پہلے نمبر پر ہو اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے امن کا موجب اور کافروں اور مرتدوں کی بھڑکائی ہوئی آگ کو بجھانے والا بنایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرقان مجید کا پہلا حامی، پہلا خادم، اور اس کا پہلا شائع کرنے والا بنایا، آپ نے جمع قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی ترتیب کی حقیقت دریافت کرنے میں پوری کوشش کی اور دین کی ہمدردی میں آپ کی آنکھوں نے آنسو بہائے جو چشمہ کے پانی کے بہنے سے کم نہیں تھے۔ اور یہ خبریں یقین کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ لیکن تعصب عاقلوں کی عقل اور فہم پر ایک تبر کا کام کرتا ہے۔"

(سر الخلافہ ص 18)

عربی محامد

سیدنا حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنے منثور کلام میں حضرت ابوبکرؓ کے محاسن و محامد بیان فرمائے ہیں۔ وہاں اپنے منظوم کلام میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں آپ کے کچھ اشعار کا ترجمہ درج ہے۔ جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام کس قدر بلند تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) اور میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا چاشت کے وقت سورج۔ آپ کے اخلاق حمیدہ بڑے مقبول ہیں۔

آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سایہ کی مانند تھے۔ جب بھی آنحضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا آپ ایک بہادر کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے۔

آپ نے دین کی اعانت کے لئے سوائے کسی حقیر اور ناچیز شئے کے اپنے گھر کا سارا مال دے دیا۔

اور جب ہمارے نبی ﷺ نے موت کے موقعہ پر رفیق بننے کی دعوت دی تو آپ شوق سے آگے آئے۔ آپ نے پیٹھ نہیں پھیری۔

آپ نے دین کو زندہ کرنے کے لئے دنیوی خواہشات کو فنا کر دیا۔ اور ہر گھاٹ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے۔

اگر تو پاک و مطہر اور عتیق اللہ یعنی حضرت ابوبکرؓ کے اوصاف دیکھنا چاہتا ہے تو اے طالب ہدایت تجھے خدا کے کلام کو دیکھنا واجب ہے۔

اللہ کی قسم میں تمام کے تمام اصحاب میں سے ابوبکرؓ کی مانند معطر دل والا کوئی بھی نہیں دیکھتا۔

صحابہؓ نے آپ کی فضیلت کی وجہ سے آپ کو بخوشی پسند کر لیا۔ اور سمندر کو ہر نہر پر قدرت و تسلط حاصل ہوتا ہے۔

حضرت صدیقؓ کی تو خدائے مہیمن بھی مدح ثنا کرتا ہے اور اے مسکین اگر تو آپ کی عیب چینی کرتا ہے۔ تو تیری حیثیت ہی کیا ہے۔

آپ کی باقیات صالحات سورج کی طرح چمک رہی ہیں آپ کی اس پاکیزگی کے لئے آیات کا چشمہ ہے۔

آپ تنگی کے وقت دین کی اعانت میں لگ گئے۔ آپ اسی رسولؐ کے ساتھ غار میں قیام پذیر ہوئے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طاقت و قوت عطا کی گئی تھی۔

آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبہ والے امین اور زاہد ہیں۔ آپ دین حق کو ہر بیہودہ بات اور فضیحت سے پاک کرنے والے ہیں۔

اور کتنے ہی فتنے اٹھے کہ دین پر ان کے شر کا ڈر پایا جاتا تھا۔ اور کتنے ہی مصائب تھے جو توڑنے والے پتھر کی مانند تھے۔

آپ کا دل انبیاء کے دل کی مانند تھا اور آپ کی ہمت شیر کی طرح حملہ آور تھی۔

میں تو آپ کی عادات اور جلووں میں خدا کے چہرہ کا نور دیکھتا ہوں۔ آپ گویا آفتاب کے ٹکڑے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی درگاہ قدس میں آپ کا ایک بلند مقام ہے۔ پس لعنت ہے ان زبانوں پر جو خنجر کی طرح تیز ہیں۔

آپ کی خدمات بدر کی طرح روشن ہیں اور آپ کے ثمرات میووں کی طرح بکثرت ہیں۔

آپ باغات کی سیرابی کی بشارت دینے کے لئے آئے تھے۔ پس سیراب کرنے والے اور بشارت دینے والے کا اللہ ہی بھلا کرے۔

(سر الخلافہ)

آپ کا نیک انجام

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اعمال و افعال اور آپ کی خدمات دینیہ کا کیا عجیب اجر عطا فرمایا۔ دنیا میں تو آپ کو اپنے محبوب و متبوع رسول اللہ ﷺ کی معیت حاصل تھی ہی وفات کے بعد بھی آپ کو یہ معیت حاصل رہی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کے پہلو میں دفن ہو کر موت کے بعد بھی معیت کے انعام کو پا گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"آپ فوت ہوئے تو سید النبیین و امام المعصومین کے مزار مبارک کے پہلو میں دفن ہوئے۔ گویا آپ نے نہ ہی زندگی میں خدا کے محبوب اور رسول کا دامن چھوڑا۔ اور نہ موت کے بعد بلکہ حیات چند روزہ کے بعد وہ پھر اکٹھے ہو گئے۔ اور ایک دوسرے کو تحفہ محبت پیش کیا۔"

(سر الخلافہ ص 21)

صحابہؓ کو کئی گنا اللہ نے دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

اللہ کو خیر الرازقین یقین کرو۔ اور مت خیال کرو کہ صادق کی صحبت میں رہنے سے کوئی نقصان ہو گا۔ کبھی ایسی جرأت کرنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنی ذاتی اغراض کو مقدم کر لو۔ خدا کے لئے جو کچھ انسان چھوڑتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر پا لیتا ہے۔ تم جانتے ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا چھوڑا تھا اور پھر کیا پایا۔ صحابہؓ نے کیا چھوڑا ہو گا۔ اس کے بدلہ میں کتنے گنے زیادہ خدا نے ان کو دیا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے جو نہیں ہے؟ للہ خزائن السمٰوٰت والارض۔ تجارتوں میں خسارہ کا ہو جانا یقینی اور کاروبار میں تباہیوں کا واقع ہو جانا قرین قیاس ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے لئے کسی چیز کو چھوڑ کر کبھی بھی انسان خسارہ نہیں اٹھا سکتا۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 131)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب دارالصدر شرقی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ عفت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ قائمقام صدر و سیکرٹری مال چک 88 شمالی ضلع سرگودھا کے پتہ میں پتھری کے اخراج کے لئے یکم مئی 2000ء کو ساحل ہسپتال فیصل آباد میں آپریشن ہوا تھا۔ مگر آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں اور ذیلی عوامل کے باعث بخار، متلی اور زخموں میں پیپ پڑ جانے کی وجہ سے دوبارہ ہسپتال میں داخل کرانا پڑا ہے۔ احباب سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد شفیع سلیم صاحب (سیکرٹری اصلاح و ارشاد) کھاریاں ضلع گجرات لکھتے ہیں خاکسار کی بہو عزیزہ مکرمہ نویلہ صاحبہ اہلیہ عزیزم یحییٰ پرویز ناصر کا سول ہسپتال جہلم میں گردہ کا آپریشن 18۔ مئی کو ہوا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا لطف الرحمٰن خالد صاحب ولد مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق کمیشن ایجنٹ (پراپرٹی ڈیلر) مکان 12/1 دارالنصر غربی ربوہ 22۔ مئی 2000ء کو صبح چھ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 62 سال انتقال کر گئے۔

اسی روز بیت المہدی گولبازار میں نماز مغرب کے بعد محترم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم مکرم انعام الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ (دفتر وکالت تبشیر) اور مکرم حبیب الرحمٰن غوری صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید کے بھائی تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بازیافتہ ڈبہ

○ ایک ڈبہ ویلڈنگ راڈ کا ملا ہے جس صاحب کا ہو دفتر الفضل یا نیو زایجنٹ اظہر مسعود دارالنصر غربی ربوہ فون نمبر 213495 پر رابطہ کرے۔

بقیہ صفحہ 1

اخلاق فاضلہ آپ ایک سچے انسان تھے، جھوٹ سے نفرت کرتے تھے اور جھوٹ کو برداشت بھی نہیں کرتے تھے۔ آپ بے لوث خدمت کرنے والے اور حق بات کے شیدائی تھے۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف آپ کے قریب بھی نہ پھٹکتا تھا۔ 1974ء کے بعد جماعتی مقدمات کے سلسلہ میں آپ کو غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے وفات کے دن تک خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔ آخری روز بھی آپ لاہور میں جماعتی کیس کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔

قاتلانہ حملہ 1988ء میں اسلم قریشی نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس میں آپ شدید زخمی ہو گئے' اس حملہ کی وجہ سے آپ کے جسم پر سات زخم آئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس قاتلانہ حملہ کے بداثرات سے بچایا اور معجزانہ زندگی عطا فرمائی۔

محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے سات بھائی تھے۔ جن میں سب سے بڑے مکرم خواجہ آفتاب احمد صاحب 1961ء میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کے بعد آپ کا نمبر آتا ہے۔ آپ سے پانچ چھوٹے بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ مکرم خواجہ مختار احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ۔ مکرم ڈاکٹر خواجہ فضل احمد صاحب امریکہ۔ مکرم خواجہ اقبال احمد صاحب اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب۔

آپ کی دو ہمشیرگان ہیں۔ مکرمہ جمیلہ اختر صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب مرحوم آپ سے بڑی ہیں اور مکرمہ ضیاء اختر صاحبہ اہلیہ امتیاز احمد صاحب باجوہ مرحوم آپ سے چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ بیٹا مکرم امتیاز احمد صاحب عامر امریکہ میں ایرونائیکل انجینئر ہیں۔ ایک بیٹی کینیڈا میں اور دوسری لاہور میں مقیم ہیں۔ سب خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔

آپ مجلس تحریک جدید کے ایک لمبے عرصے سے ممبر چلے آرہے تھے۔ مجلس مشاورت کے موقع پر مجلس تحریک جدید کے ارکان میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ اپنے شہر و ضلع کی مجالس عاملہ کے رکن بھی رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل سے محترم خواجہ صاحب کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین) ان کی نیکیوں کو ان کی اولاد اور خاندان میں جاری رکھے اور اس خلا کو اپنے فضل سے پورا فرمادے (آمین)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 26۔ مئی 2000ء

- 12-45 a.m. ایم ٹی اے لائف اسٹائل۔
- 1-00 a.m. تبرکات۔
- 1-50 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
- 2-35 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 125
- 3-40 a.m. عربی سیکھئے۔
- 4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
- 4-45 a.m. چلڈرنز کارنر
- 5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
- 6-05 a.m. تبرکات
- 6-50 a.m. ایم ٹی اے لائف اسٹائل۔
- 7-06 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 301
- 8-40 a.m. عربی سیکھئے
- 8-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 125
- 10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
- 10-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 11-10 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
- 11-55 a.m. سرائیکی پروگرام۔
- 12-55 p.m. لقاء مع العرب
- 2-00 p.m. اردو کلاس نمبر 301
- 3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 3-30 p.m. بنگالی سروس۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
- 4-50 p.m. نظم۔ درود شریف۔
- 5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ (براہ راست)
- 6-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔ (قادیان دارالامان)
- 6-30 p.m. مجلس عرفان (نئی) (ریکارڈ: 19۔ مئی 2000ء)
- 7-30 p.m. خطبہ جمعہ
- 8-35 p.m. چلڈرنز کارنر۔
- 9-00 p.m. جرمن سروس۔
- 10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔

ہفتہ 27۔ مئی 2000ء

- 12-50 a.m ایم ٹی اے بیلجیم پروگرام۔
- 1-20 a.m. دستاویزی پروگرام۔ (قادیان دارالامان)
- 1-50 a.m. خطبہ جمعہ۔
- 2-55 a.m. مجلس عرفان۔
- 4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 5-05 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 336
- 6-05 a.m. خطبہ جمعہ۔
- 7-10 a.m. اردو کلاس نمبر 302
- 8-20 a.m. کمپیوٹرز کے لئے۔
- 8-55 a.m. مجلس عرفان۔
- 10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 11-30 a.m ایم ٹی اے ماریشس پروگرام۔
- 12-10 p.m. دستاویزی پروگرام۔
- 12-40 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 336
- 2-00 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 302
- 2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-40 p.m. ڈینش سیکھئے
- 5-05 p.m. جرمن ملاقات (نئی) (ریکارڈ: 20۔ مئی 2000ء)
- 6-10 p.m. بنگالی سروس۔
- 7-10 p.m. کوئز: خطبات امام
- 7-55 p.m. چلڈرنز کلاس (نئی) (ریکارڈ۔ 27۔ مئی 2000ء)
- 9-00 p.m. جرمن سروس۔
- 10-05 p.m. تلاوت۔
- 10-10 p.m. اردو کلاس نمبر 303
- 11-35 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 337

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 28۔ مئی 2000ء

- 12-55 a.m برکات خلافت
- 1-55 a.m. چلڈرنز کلاس۔
- 3-00 a.m. جرمن سے ملاقات
- 4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-40 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
- 4-55 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 337
- 6-00 a.m. کینیڈین پروگرام۔
- 7-00 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 303
- 8-45 a.m. ڈینش سیکھئے۔
- 8-55 a.m. چلڈرنز کلاس
- 10-05 a.m تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ خبریں۔
- 11-10 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
- 11-20 a.m. جرمن ملاقات
- 12-20 p.m. ایم ٹی اے ورائٹی۔
- 12-50 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 337
- 1-50 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 303
- 2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-40 p.m. چائنیز سیکھئے۔
- 5-10 p.m. ناصرات اور لجنہ سے ملاقات (نئی) (ریکارڈ۔ 21۔ مئی 2000ء)
- 6-10 p.m. بنگالی سروس۔
- 7-10 p.m. خطبہ جمعہ۔
- 8-25 p.m. چلڈرنز کلاس
- 9-00 p.m. جرمن سروس۔
- 10-05 p.m. تلاوت
- 10-25 p.m. اردو کلاس۔
- 11-35 p.m. لقاء مع العرب نمبر 338

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبریں

ربوہ : 24 مئی۔ گذشتہ چوبیں گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 25۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 7-07
جمعہ 26۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-26
جمعہ 26۔ مئی۔ طلوع آفتاب 5-03

ملکی خبریں | قومی ذرائع ابلاغ سے

چیف ایگزیکٹو مقتول تاجر کے گھر

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اچانک فیصل آباد کے مقتول تاجر ندیم اختر کے گھر پہنچ گئے۔ انہوں نے اہل خانہ سے تعزیت کی۔ چیف ایگزیکٹو کی اہلیہ محترمہ بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ وہ سارا وقت مقتول تاجر کے بچوں کو گود میں لئے بیٹھی رہیں۔ جنرل مشرف نے کہا کہ مجرم قانون سے نہیں بچ سکتے۔ کسی کو یہ حق نہیں کہ انکوائری کے نام پر قتل کرتا پھرے۔ مقتول تاجر کے اہل خانہ چیف ایگزیکٹو کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ جنرل مشرف نے کہا کہ میں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہوں انہوں نے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ انہوں نے حکم دیا کہ کلکٹر لطف اللہ کا رشتہ دار ایس پی تفتیش میں مداخلت نہ کرے۔

بھارت نے مزید دھماکے کئے تو....

پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے مزید ایٹمی دھماکے کئے تو ردعمل قومی مفاد کے مطابق ہوگا۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان نہ تو ساتویں ایٹمی دھماکے کی تیاری کر رہا ہے اور نہ ہی سیکرٹری خارجہ کا دورۂ چین اس سلسلے کی کڑی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہم غیر امتیازی بنیاد پر ایٹمی اسلحے کے خاتمے کی عالمی کوششوں کا ساتھ دیں گے۔ لیکن این پی ٹی جائزہ کانفرنس کی پالیسی قبول نہیں۔

پراسیکیوٹر کی حیثیت بھی چیلنج

طیارہ سازش کیس میں نواز شریف کے وکلاء کی طرف سے پراسیکیوٹر کی حیثیت کو بھی چیلنج کر دیا گیا ہے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ صرف وفاقی حکومت پراسیکیوٹر مقرر کر سکتی ہے۔ صوبائی حکومت نے اگر کسی کا تقرر کیا ہے تو یہ غیر قانونی ہے۔ سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل راجہ قریشی نے کہا کہ قانوناً ایڈووکیٹ جنرل حکومتی معاملات دیکھنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اپیل دائر کرنے کا مجاز تھا۔ وکیل صفائی نے انکشاف کیا کہ راجہ قریشی نے سندھ ہائی کورٹ جا کر غیر قانونی طور پر طیارہ کیس کی آفس فائل میں ایک نوٹیفکیشن اور بیان لگایا۔ راجہ قریشی نے کہا کہ یہ میری ایمانداری ہے۔ اسے سراہا جائے۔

گھی ملوں کے مطالبات پورے نہیں ہو سکتے

وزیر تجارت اور گھی ساز فیکٹریوں کے مالکان کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ وزیر تجارت نے واضح کیا کہ بجٹ سے پہلے گھی ملوں کے مطالبات پورے نہیں ہو سکتے۔ گھی ساز اداروں نے ہڑتال جاری رکھنے کا اعلان کر دیا۔ مارکیٹ میں اب صرف دو دن کا سٹاک باقی رہ گیا ہے۔ ٹین کی قیمت میں 15 روپے اضافہ ہو گیا ہے۔ دیگر صنعتکاروں نے بھی ہڑتال کی حمایت کر دی ہے۔

27 مئی سے غیر معینہ ہڑتال کا اعلان

تاجر رہنما عمر سیلیا نے ٹیکس سروے کے خلاف 27 مئی سے غیر معینہ عرصے کیلئے ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سیلز ٹیکس پر ریفرنڈم کرایا جائے۔ کسی ادارے نے کسی تاجر پر تشدد کیا تو ہم خود نبٹیں گے۔ چیمبرز فیڈریشن سے مذاکرات نہیں مانتے۔ یہ تو نادہندہ لوگوں کا کلب ہے۔

مولانا اعظم طارق سندھ بدر

حکومت سندھ نے سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا اعظم طارق کو سندھ سے نکال دیا ہے۔ پولیس نے ان کو طیارے میں بٹھا کر پنجاب بھیج دیا۔ اس امر کی تحقیقات کی جا رہی ہیں کہ وہ پابندی کے باوجود کس طرح سندھ میں داخل ہو گئے۔

چھٹیاں 3 جون سے

پنجاب کے وزیر تعلیم اختر سعید نے بتایا ہے کہ شدید گرمی کے پیش نظر تعلیمی اداروں میں 3 جون سے اڑھائی ماہ کی چھٹیاں کر دی جائیں گی۔

حکومت تاجروں کو سبق سکھائے

ائرمارشل (ر) اصغر خان نے کہا ہے کہ حکومت سختی کرے اور تاجروں کو سبق سکھائے حکومت مصلحت چھوڑے فرقہ واریت اور فسادات میں ملوث افراد کا اسے پتہ ہے انکے خلاف کارروائی کی جائے۔

کرپشن کی تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے

سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے تاجروں سے سیلز ٹیکس کے مسئلے پر مذاکرات کو وقت کا زیاں قرار دیا ہے اور کہا کہ تاجروں کو ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ سی بی آر کے ترجمان نے کہا کہ کرپشن کی تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ تاجر ہی عہدیداروں سے ملی بھگت کرتے ہیں۔

نئے سیاسی اتحاد کی تیاریاں

سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ ایک نیا سیاسی اتحاد بن سکتا ہے۔ اجمل خٹک، میاں اظہر، عمران خان اور ائرمارشل اصغر خان اس کے مرکزی کردار ہونگے۔ جی ڈی اے ٹوٹ سکتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غیر ملکی خبریں | عالمی ذرائع ابلاغ سے

توپیں نہیں مدد چاہئے

افغانستان کے وزیر انصاف ملا نورالدین ترابی نے کہا ہے کہ ملک میں مردوں کا داڑھی رکھنا اور عورتوں کا برقعہ پہننا اہم مسائل ہیں۔ انہوں نے ملک کے حالات کو معمول پر لانے کیلئے بیرونی دنیا کی مدد اور تعاون پر زور دیا اور کہا کہ عوام میں جنگ سے نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے دنیا نے ہمیں موت کے سوا کچھ نہیں دیا۔ ہمیں توپیں نہیں مدد چاہئے۔

طالبان نے روسی دھمکی مسترد کر دی

طالبان نے کہا ہے کہ ہم چیچن مجاہدین کی مدد جاری رکھیں گے انہوں نے روسی دھمکی کو مسترد کر دیا۔ طالبان نے روس کی طرف سے فضائی حملوں کی دھمکی کی شدید مذمت کی ہے۔ روس نے کہا تھا کہ وہ افغانستان میں دہشت گردوں کے کیمپوں پر فضائی حملے کر سکتا ہے۔ طالبان نے کہا چیچن مجاہدین کی مدد کرنا ان کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

بھارتی فوج کو تیار رہنے کا حکم

سری لنکا جانے کیلئے بھارتی فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ سری لنکا کی فوج نے تازہ لڑائی کے دوران 150 تامل باغی ہلاک کر دیئے کولمبو حکومت نے درخواست کی اور بھارتی حکومت نے فیصلہ کیا تو بھارتی فوج جافنا میں پھنسے ہوئے ہزاروں سری لنکن فوجیوں کو نکالنے کیلئے تیار ہے۔ ادھر ناروے کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے تنازعہ ختم کرانے کیلئے کولمبو میں بات چیت شروع کر دی ہے۔

اعلان تعطیل

مورخہ 27۔ مئی 2000ء بروز ہفتہ دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس دن الفضل شائع نہیں ہوگا۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

فریج برائے فروخت
فل سائز، بہترین کارکردگی، مناسب قیمت
منصور احمد ظفر۔ نصیر آباد ربوہ فون 212218

نورس
جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

آپکی اپنی ایجنسی
فرینڈز
اسٹیٹ ایجنسی
زرعی و سکنی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
23۔ بلال مارکیٹ۔ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: ناصر الدین اینڈ کمپنی
فون دفتر 213078 رہائش 211573

HAND KNOTTED ORIENTAL CARPETS
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ
بیرون ملک مقیم، سیاحتی اور کاروباری مقصد کیلئے
جانیوالوں کیلئے ایکسپورٹ کوالٹی ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
پاکستانی و افغانی ایرانی ڈیزائن
(احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت)
ہر ملک بھجوانے کی سہولت
لاہور کارپٹ ویورز (مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹر)
14-B ڈیوس روڈ لاہور (عقب حبیب بنک زیورچ)
Ph: 6364116
6368879
Fax: 6364167

چائنیز سموسے، چائنیز برگر، شامی کباب، فرائڈ چکن، اٹالین آئس کریم، ملکوشیک، ٹھنڈے دودھ کی بوتلیں
ھبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ
فون 211638

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ۔ ربوہ فون 434

CPL No. 61